روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 7 / اکتوبر 2011ء 8 ذیقعد 1432 ہجری 7 / اخاء 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 230

ذوالبجادین

حضرت عبداللہؓ ذوالبجادین نے اسلام قبول کیا تو ان کی قوم نے ان کے تمام کپڑے اتروا لئے۔ وہ اپنی والدہ کے پاس گئے تو اس نے انہیں ایک چادر دی جس کے انہوں نے دو ٹکڑے کئے۔ ایک بطور قمیص اور ایک بطور تہمد پہن لیا اور خوش خوش رسول اللہؐ کے پاس پہنچ گئے۔ رسول اللہؐ نے انہی دو چادروں کی وجہ سے انہیں ذوالبجادین کا لقب عطا فرمایا۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 122 عبدالکریم جزری مکتبہ اسلامیہ طہران)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پھر ذوالقرنین یعنی مسیح موعود ایک اور سامان کے پیچھے پڑے گا اور جب وہ ایک ایسے موقعہ پر پہنچے گا یعنی جب وہ ایک ایسا نازک زمانہ پائے گا جس کو بین السدین کہنا چاہئے یعنی دو پہاڑوں کے بیچ۔ مطلب یہ کہ ایسا وقت پائے گا جبکہ دو طرفہ خوف میں لوگ پڑے ہوں گے اور ضلالت کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ مل کر خوفناک نظارہ دکھائے گی تو ان دونوں طاقتوں کے ماتحت ایک قوم کو پائے گا جو اس کی بات کو مشکل سے سمجھیں گے۔ یعنی غلط خیالات میں مبتلا ہوں گے اور بباعث غلط عقائد مشکل سے اس ہدایت کو سمجھیں گے جو وہ پیش کرے گا۔ لیکن آخر کار سمجھ لیں گے اور ہدایت پالیں گے اور یہ تیسری قوم ہے جو مسیح موعود کی ہدایات سے فیضیاب ہوں گے تب وہ اس کو کہیں گے کہ اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے۔ پس اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کر دیں تا آپ ہم میں اور ان میں کوئی روک بنا دیں۔ وہ جواب میں کہے گا کہ جس بات پر خدا نے مجھے قدرت بخشی ہے وہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے ہاں اگر تم نے کچھ مدد کرنی ہو تو اپنی طاقت کے موافق کرو تا میں تم میں اور ان میں ایک دیوار کھینچ دوں۔ یعنی ایسے طور پر ان پر حجت پوری کروں کہ وہ کوئی طعن تشنیع اور اعتراض کا تم پر حملہ نہ کر سکیں لوہے کی سلیں مجھے لا دو تا آمد و رفت کی راہوں کو بند کیا جائے۔ یعنی اپنے تئیں میری تعلیم اور دلائل پر مضبوطی سے قائم کرو اور پوری استقامت اختیار کرو اور اس طرح پر خود لوہے کی سل بن کر مخالفانہ حملوں کو روکو اور پھر سلوں میں آگ پھونکو جب تک کہ وہ خود آگ بن جائیں۔ یعنی محبت الٰہی اس قدر اپنے اندر بھڑکاؤ کہ خود الٰہی رنگ اختیار کرو۔ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے کمال محبت کی یہی علامت ہے کہ محبّ میں ظلّی طور پر الٰہی صفات پیدا ہو جائیں اور جب تک ایسا ظہور میں نہ آوے تب تک دعویٰ محبت جھوٹ ہے۔ محبت کاملہ کی مثال بعینہٖ لوہے کی وہ حالت ہے جبکہ وہ آگ میں ڈالا جائے اور اس قدر آگ میں اثر کرے کہ وہ خود آگ بن جائے۔ پس اگرچہ وہ اپنی اصلیت میں لوہا ہے۔ آگ نہیں ہے۔ مگر چونکہ آگ نہایت درجہ اس پر غلبہ کر گئی ہے اس لئے آگ کے صفات اس سے ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ آگ کی طرح جلا سکتا ہے۔ آگ کی طرح اس میں روشنی ہے۔ پس محبت الٰہی کی حقیقت یہی ہے کہ انسان اس رنگ سے رنگین ہو جائے اور اگر (۔) اس حقیقت تک پہنچا نہ سکتا تو وہ کچھ چیز نہ تھا۔ لیکن (۔) اس حقیقت تک پہنچاتا ہے۔ اول انسان کو چاہئے کہ لوہے کی طرح اپنی استقامت اور ایمانی مضبوطی میں بن جائے۔ کیونکہ اگر ایمانی حالت خس و خاشاک کی طرح ہے تو آگ اس کو چھوتے ہی بھسم کر دے گی۔ پھر کیونکر وہ آگ کا مظہر بن سکتا ہے۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 123)

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ

نظارت تعلیم کے زیر اہتمام نصرت جہاں گرلز کالج میں B.A, B.Sc, B.Com کی کلاسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ یہ کلاسز اسی تعلیمی سال سے شام کے اوقات میں شروع ہوں گی۔ ان کلاسز کیلئے مندرجہ ذیل مضامین کو پڑھانے کیلئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔

English, Islamic Studies, Pakistan Studies, Physics, Chemistry, Math, Botany, Zoology, Statistics, Economics, Arabic, Geography, Computer Studies, Journalism, Home Economics, Library Sciences, Political Sciences, History, Fine Arts, Health & Physical Education, Social Work.

متعلقہ مضامین میں جنہوں نے M.A, M.Sc, M.Phill, Ph.D تک تعلیم مکمل کی ہو وہ خواتین درخواست دے سکتی ہیں۔ خواہشمند خواتین سے درخواست ہے کہ وہ درخواست فارم مکمل پُر کر کے مورخہ 10 / اکتوبر 2011ء تک نظارت تعلیم میں جمع کروا دیں۔ درخواست فارم دفتر نظارت تعلیم سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ تجربہ رکھنے والی خواتین، واقفین زندگی اور واقفین نو کو ترجیح دی جائے گی۔

B.Com کے مضامین یونیورسٹی آف پنجاب کے سلیبس کے مطابق ہوں گے۔ ان کو پڑھانے کیلئے M.Com یا اس کے برابر Qualified خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔

(نظارت تعلیم)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 634

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت شیخ خواجہ نظام الدین اولیاء اور دوسرے بزرگوں کے متبرک مزاروں پر

حضرت مفتی محمد صادق صاحب مدیر ''بدر'' قادیان کے قلم سے

''جب حضرت اقدس مسیح موعود دہلی میں خواجہ شیخ نظام الدین صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ تو وہاں کے سجادہ نشینوں میں سے میاں حسن نظامی صاحب نے نہایت محبت سے ساتھ ہو کر تمام مقامات دکھائے اور ہر مقام کے تاریخی حالات عرض کئے اور بالآخر اپنے خاص حجرے میں بھی حضرت اور خدام کو لے گئے اور ایک کتاب بنام شواہد نظامی پیش کی اور حضرت کے وہاں جانے سے پیشتر مکان پر آکر یہ بھی عرض کی تھی کہ آپ جب وہاں آئیں تو بمعہ اصحاب میری دعوت قبول فرمائیں۔ میاں حسن نظامی صاحب حضرت کی روانگی کے وقت اسٹیشن پر بھی موجود تھے اور ان کے زبانی اصرار اور تحریری درخواست کے جواب میں جو یہاں بذریعہ ڈاک قادیان پہنچی ہے۔ حضرت نے اپنے وہاں جانے کے متعلق ایک تحریر ان کو بھیجی ہے۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔............

.........امابعد شعبان المبارک 1323ھ میں مجھے جب دہلی جانے کا اتفاق ہوا۔ تو مجھے ان صلحاء اور اولیاء الرحمان کے مزاروں کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ جو خاک میں سوئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جب مجھے دہلی والوں سے محبت اور انس محسوس نہ ہوئی۔ تو میرے دل نے اس بات کے لئے جوش مارا۔ کہ وہ ارباب صدق وصفاء اور عاشقان حضرت مولیٰ جو میری طرح اس زمین کے باشندوں سے بہت سا جور و جفا دیکھ کر اپنے محبوب حقیقی کو جا ملے۔ ان کی متبرک مزاروں کی زیارت سے اپنے دل کو خوش کرلوں پس میں اسی نیت سے حضرت خواجہ شیخ نظام الدین ولی اللہ رضی اللہ عنہ کے مزار متبرک پر گیا اور ایسا ہی دوسرے چند مشائخ کی متبرک مزاروں پر بھی خدا ہم سب کو اپنی رحمت سے معمور کرے۔ آمین ثم آمین

الراقم۔ عبداللہ الصمد غلام احمد المسیح الموعود من اللہ الاحد القادیانی 12 نومبر 1905ء)

(بدر 24 نومبر 1905ء صفحہ 3)

سفر دہلی کے دوران خدام کی والہانہ خدمات

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے خصوصی نامہ نگار کی حیثیت سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے آخری سفر دہلی 1905ء کے مفصل کوائف پر روشنی کے بعد ''دہلی کا شکریہ'' کے زیر عنوان لکھا:۔

''پیشتر اس کے کہ دہلی سے روانگی کے مضمون کو میں ختم کروں۔ یہ ضرور ہوگا۔ کہ دہلی کا شکریہ ادا کیا جائے۔ عوام کا بھی اور خواص کا بھی اور سب سے بڑھ کر احباب کا، عوام کا، اس واسطے کے سوائے معدودے چند آدمیوں کے عموماً سب لوگ سلوک اور مروت کے ساتھ پیش آئے اور حضرت کی باتوں کو توجہ سے سنتے رہے۔ گو کسی نے خاص دہلی کے رہنے والوں میں سے بیعت نہیں کی۔ مگر دہلی وہ دہلی نہیں رہی۔ جو آج سے چودہ 14 سال پہلے تھی۔ بلکہ دل بہت نرم ہو گئے ہیں اور لوگ توجہ کے ساتھ حضرت کی باتیں سنتے رہے۔ اکثر نے اقرار کیا ہے، کہ آپ سچے ہیں اور (۔) بعض نے اپنی پچھلی گستاخیوں کی معافی چاہی۔ پھر خواص نے کوئی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ جس کسی کو ملنے کا اتفاق ہوا۔ محبت اور سلوک سے ملا۔ بعض نے حضرت کو السلام علیکم کہلا بھیجا۔ باقی رہے احباب جن کی تعداد شہر دہلی میں بہت ہی تھوڑی ہے اور انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ خدا ان میں برکت عطا کرے۔ ان کے نام نامی یہ ہیں۔ میر قاسم علی صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ اسلامیہ جن کو مسلمانوں نے اس کام سے صرف اس واسطے موقوف کر دیا کہ وہ احمدی ہیں۔ ہم مسافران دہلی میر صاحب موصوف کے نہایت ہی مشکور ہیں۔ انہوں نے ایام رہائش دہلی میں اپنے آپ کو حضرت اقدس اور آپ کے خدام کی خدمت کے واسطے بالکل وقف کر دیا تھا۔ ہر وقت ڈیرۂ مسیح پر ہر قسم کی خدمت کے واسطے تیار موجود نظر آتے تھے۔ علاوہ اپنی خدمات کے اپنے ملازموں کو بھی اسی کام پر لگا دیا اور وہ بھی رات دن ہماری خدمت میں مصروف رہے۔ یہ صاحب جماعت احمدیہ دہلی کے سیکرٹری بھی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین

2۔ ہمارے عزیز دوست بابو محمد اسماعیل صاحب ٹھیکہ دار وایڈیٹر رسالہ المنصور۔ یہ دوست باوجود اپنی ضروری مصروفیتوں جوان کو اپنے کاروبار ٹھیکہ داری اور پریس کے متعلق تھیں۔ اکثر مکان حضرت پر اپنے دور کے مکان سے تشریف لاکر خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ اس عزیز بھائی کو سلسلہ حقہ کی اشاعت کے واسطے بڑا جوش ہے کئی ایک کتابیں اس کے متعلق لکھ ڈالیں۔ 3۔ مخدومی ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب جو اپنی قابل تقلید چستی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کے ہاتھوں سے وقت چھین چھین کر حضرت کی خدمت کے واسطے حاضر ہوتے رہے۔ اکثر رات کو بہت دیر کے بعد گھر واپس جاتے اور ہر طرح کی خدمت دلی محبت سے کرنا اپنا فخر جانتے تھے۔

4۔ میرے پیارے بھائی جان عبدالعزیز صاحب جنہوں نے حیرت کی حیرانی کی دو جلدیں لکھ کر ایک مخالف سلسلہ حقہ کی ایسی خبر لی ہے کہ غیر مذاہب کے لوگوں نے بھی اس کی بڑی تعریف کی ہے۔

5۔ میاں عطاء اللہ خان صاحب جو دفتر سرکاری میں چپڑاسی ہیں۔ ایک غریب محبت سے بھرے ہوئے آدمی ہیں۔ انہوں نے حضرت کی خدمت کے واسطے اپنے دفتر سے کئی دن کی رخصت حاصل کی اور رات دن خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ مجھے ان کے لئے ایک خاص شکریہ کا موقع بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ مجھے اخبار بدر کے واسطے ڈائری کی ڈاک آخری وقت میں روانہ کرنے واسطے بعض دفعہ یہ صاحب رات کے دس بجے میری چٹھیاں ریل پر لے جایا کرتے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

شروع میں تین وقت دہلی کے احباب نے تمام قافلہ کی دعوت کی اور بابو محمد اسماعیل صاحب نے اس کے بعد بھی دو دفعہ دعوت دی۔ ان کے علاوہ دو تین اور بیرونی دوست بھی دہلی میں رہتے ہیں۔

(بدر 17 نومبر 1905ء صفحہ 5-6)

قرآں کو یاد رکھنا

اے دوستو پیارو! عقبیٰ کو مت بسارو　　کچھ زاد راہ لے لو، کچھ کام میں گزارو
دنیا ہے جائے فانی دل سے اسے اتارو
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

جی مت لگاؤ اس سے دل کو چھڑاؤ اس سے　　رغبت ہٹاؤ اس سے بس دور جاؤ اس سے
یارو! یہ اژدہا ہے جاں کو بچاؤ اس سے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں　　جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں
ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت　　یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت
یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا　　فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب

محترم ملک محمد عبداللہ صاحب انجینئر راولپنڈی کا ذکر خیر

مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب مرحوم انجینئر میرے خسر محترم تھے۔ آپ نے 28 مارچ 1993ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ اس سے پیشتر ان کی زوجہ محترمہ غلام زہرہ صاحبہ نے 28 مارچ کو ہی 1989ء میں وفات پائی۔ دونوں احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں مدفون ہیں۔

ملک صاحب شریف النفس، بااخلاق، ملنسار سچے، جماعت سے گہری وابستگی رکھنے والے اور مہمان نواز تھے۔ وہ اپنے گھر آنے والے ہر مہمان کا اس زوردار طریقے سے خیر مقدم کرتے کہ آنے والا اپنے آپ کو VIP سمجھتا تھا۔ میں نے کبھی آپ کو مذاق سے بھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔

قیام پاکستان کے وقت ملک محمد عبداللہ صاحب پاور ہاؤس سرینگر میں تعینات تھے۔ جبکہ آپ کے بچے جموں میں رہائش پذیر تھے۔ جموں سے پاکستان ہجرت کرتے ہوئے آپ کے دو بھائی، تین سالے اور دو ہم زلف (ایک ہم زلف مع اپنے تمام بیوی بچوں کے) شہید ہوگئے۔ جبکہ آپ کا کمسن بیٹا بھی یا تو شہید ہوگیا یا سکھ اٹھا کر لے گئے۔ جب آپ کو بیوی بچوں کی پاکستان ہجرت کی اطلاع ملی تو آپ بھی سرینگر سے پاکستان ہجرت کر آئے۔

پاکستان آ کر آپ نے ایم۔ای۔ایس میں ملازمت اختیار کی اور ریٹائر ہونے کے بعد ریپکو (راولپنڈی الیکٹریکل کمپنی) راولپنڈی میں بطور اسسٹنٹ انجینئر الیکٹریکل خدمات انجام دینے لگے۔ خاکسار کی شادی 1967ء میں آپ کی دوسری بیٹی طاہرہ صاحبہ سے ہوئی۔ چند روز کے بعد ملک صاحب موصوف سے گفتگو کے دوران یہ انکشاف ہوا کہ وہ غیر مبائع ہیں (جبکہ میری خوشدامن صاحبہ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتی تھیں) البتہ یہ امر بہت خوش کن تھا کہ ملک صاحب موصوف حضرت مصلح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ذکر بڑے احترام کے ساتھ کرتے تھے۔ جس سے ان کی شریف النفسی اور خلفاء سلسلہ کے لئے احترام کے جذبات کا اظہار ہوتا تھا۔ ان کے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے میں سمجھتا تھا کہ انہیں جماعت میں داخل ہونا چاہئے۔ میں یہ بات معلوم کر کے مطمئن تھا کہ وہ مسلسل حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کر رہے تھے اور انہیں پختہ یقین تھا کہ اگر حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت کا نظام برحق ہے تو حضرت مسیح موعود کی تحریر سے ہی اس کی تصدیق ہوگی۔ اس دوران خاکسار کا تبادلہ بطور پرنسپل مردان ہوگیا۔ جبکہ میرے خسر ملک محمد عبداللہ صاحب کا تبادلہ راولپنڈی سے ایبٹ آباد بطور ریذیڈنٹ انجینئر ریپکو (REPCO) ہوگیا۔ چنانچہ خاکسار نے ایبٹ آباد کے مربی مولانا چراغدین خان صاحب مرحوم کا تعارف اپنے خسر محترم سے کروایا اور ان کی خدمت میں گزارش کی کہ وہ ان سے مسلسل رابطہ رکھیں۔ علاوہ ازیں خاکسار نے ایک عریضہ جس میں ملک صاحب کے بارے میں تفصیلی ذکر تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت اقدس میں ارسال کیا اور درخواست دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان پر خاص فضل فرماتے ہوئے روحانی روشنی سے جلد از جلد متمتع کرے۔

خوش قسمتی سے انہی دنوں حضور موسم گرما گزارنے کے لئے ایبٹ آباد تشریف لائے اور جناح کالونی میں قیام پذیر ہوئے۔ خاکسار نے ایبٹ آباد پہنچ کر ملک عبداللہ صاحب کو حضور کی آمد کے بارے میں بتایا تو انہوں نے ملاقات کے لئے بے حد اشتیاق کا اظہار کیا۔ چنانچہ ہم دونوں جمعہ کی ادائیگی کے لئے حضور کی قیام گاہ پہنچے۔ نماز کے بعد حضور کھڑے ہو کر احباب سے مصافحہ فرمانے لگے۔ میرے خسر محترم کی باری آنے پر مولانا چراغ دین صاحب مربی سلسلہ نے تعارف کے طور پر فرمایا کہ ان کا نام ملک محمد عبداللہ ہے یہ یہاں انجینئر ہیں اور غیر مبائع ہیں۔ تو حضور نے بلند آواز میں مسکراتے ہوئے فرمایا ”غیر مبائع تھے۔ کیوں ملک صاحب ٹھیک ہے نا............“ میرے خسر محترم کے چہرے پر خاص چمک ظاہر ہوئی اور انہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے عرض کیا۔ جیسے حضور فرمائیں۔ احباب اسی وقت خاکسار کو مبارک باد دینے لگے۔ گھر پہنچنے پر خسر محترم نے بے حد خوشی کے ساتھ سارا واقعہ گھر والوں کو سنایا۔ گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور سب زیادہ دعاؤں میں مشغول ہوگئے۔

بعد ازاں ملک محمد عبداللہ صاحب جمعہ کی نماز میں اور مغرب کے وقت حضور کی مجلس عرفان میں شرکت کرنے لگے۔ اس دوران ملک صاحب موصوف گاہے بگاہے غیر مبائعین کے مرکز واقع ایبٹ آباد بھی جاتے تھے۔ ایک بار انہوں نے غیر مبائعین کے ڈاکٹر سعید احمد صاحب سے (جو بعد میں غیر مبائعین کے امیر بھی بن گئے) سے استفسار کیا کہ جب حضرت مسیح موعود کے الہامات میں بیٹے کا ذکر آتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد روحانی اولاد ہے مگر آپ کا یہ الہام کہ ہم تیرے بیٹے اور پوتے کو برکت دیں گے یہاں پوتے سے کیا مراد ہے۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر سعید صاحب نے نہایت روکھے انداز میں کہا کہ میں نے خواب میں دیکھ لیا ہے کہ آپ کی بیٹی اور داماد (یعنی خاکسار) آپ کو دوسری طرف کھینچ رہے ہیں اس لئے آپ سے بات کرنا بیکار ہے۔ میرے خسر محترم نے اگرچہ بہت کہا کہ وہ ابھی کسی نتیجے پر نہیں پہنچے وہ تو مطالعہ کے نتیجہ میں اٹھنے والے سوالات کے تشفی بخش جوابات چاہتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس سلسلے میں مزید بات کرنے سے قطعی طور پر انکار کر دیا۔ ہم گھر والوں نے اس اطلاع پر قدرتی طور پر اطمینان کا سانس لیا۔

دوسری طرف ملک صاحب موصوف حضور کے ساتھ نجی ملاقاتوں اور مجالس عرفان کے دوران اپنے بیشتر سوالات کے تسلی بخش جوابات پا چکے تھے۔ چنانچہ آپ نے حضور کی خدمت میں ایک سے زیادہ بار عرض کیا کہ اگر حضور ارشاد فرماتے ہیں تو میں بیعت کر لیتا ہوں۔ حضور کے استفسار پر کہ کیا آپ کی مکمل تسلی ہوگئی ہے تو آپ فرماتے کہ کچھ سوال باقی ہیں۔ اس پر حضور فرماتے کہ جب مکمل انشراح صدر ہو جائے تو پھر بیعت کر لیں۔

ایک دفعہ جب ملک صاحب اور خاکسار حضور کی مجلس عرفان سے فارغ ہوئے تو خوش قسمتی سے ہمیں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب، محترم مولانا منیر الحق ابوالمنیر صاحب اور مرکز کے ایک اور مربی صاحب کے ہمراہ گاڑی میں حضور کی قیام گاہ سے احمدیہ مشن ہاؤس تک آنے کا شرف حاصل ہوا۔ گاڑی سے اترنے کے بعد خاکسار اور ملک صاحب موصوف نے مولانا ابوالعطاء صاحب کی خدمت میں درخواست کی کہ ہمیں بڑی خوشی ہوگی کہ اگر وہ ملک صاحب کے گھر پر چائے نوش فرمائیں۔ مولانا صاحب نے فوری طور پر شرف قبولیت بخشا۔ چنانچہ تینوں بزرگ اگلے روز عصر کے وقت ملک صاحب کی رہائش گاہ پر تشریف لائے اور مکان کے پلاٹ میں لگے خوبانی اور آلو بخاروں کے درختوں کے قریب تشریف فرما ہوئے۔ گھر کی خواتین بھی اس گفتگو سے متمتع ہونے کے لئے پردے میں بیٹھ گئیں۔

محترم ملک عبداللہ صاحب نے تین سوالات پیش کئے۔ ملک صاحب اپنے تینوں سوالوں کے تشفی بخش جوابات پا کر بہت مطمئن نظر آتے تھے اور فرمانے لگے کہ میری پوری تسلی ہوگئی ہے۔ اس خوبصورت نشست کے اختتام پر مولانا ابوالمنیر صاحب خاکسار کو ایک طرف لے گئے اور بڑی تحدی سے فرمانے لگے کہ اب جبکہ ملک صاحب کی تشفی ہو چکی ہے ان کی بیعت میں مزید تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔ زندگی کا کیا بھروسہ ہے۔

ملک صاحب موصوف شوق سے اور اہتمام کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے اور پھر بڑی بے چینی کے ساتھ اگلی ملاقات کا انتظار کرتے۔ اپنے گھر میں واقع خوبانی اور آلو بخارے کے درختوں سے عمدہ پھل خود توڑتے اور ایک ایک کو چیک کر کے کریٹوں میں ڈالتے اور حضور کی خدمت میں پیش کرتے۔ آلو بخارے ٹینس کے بال جتنے بڑے تھے۔ جس پر حضور نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ اس سائز کے آلو بخارے میں نے پہلے بھی ایک بار کھائے ہیں۔ حضور سے آپ کا تعلق گہرا ہوتا جا رہا تھا گر بیعت میں تاخیر ہو رہی تھی۔

خاکسار کو دفعتاً کسی کام کے سلسلے میں والدین کے پاس لاہور آنا پڑا۔ یہاں سے خاکسار نے ملک صاحب کی خدمت میں ایک طویل عریضہ لکھا۔ جس میں یہ گزارش کی کہ اب جبکہ آپ کے فرمانے کے مطابق آپ کی 95% تشفی ہو چکی ہے تو بیعت میں تاخیر مناسب نہیں موت کے وقت کا کسے علم ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے خدانخواستہ آپ کو اچانک بلا لیا تو آپ کے پاس بیعت نہ کرنے کا کیا جواز ہوگا۔ اس درد بھرے عریضے کے چند روز بعد آپ کی طرف سے نہایت خوش کن جواب موصول ہوا کہ تمہیں مبارک ہو میں نے بیعت کی سعادت پالی ہے۔

اگلے جلسہ سالانہ کے موقع پر خاکسار نے لائن میں لگ کر حضور سے شرف ملاقات حاصل کی تو حضور نے متبسم چہرے کیساتھ فرمایا ”مبشر اب تو خوش ہو“ میری خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا کہ حضور کو خاکسار کا نام بھی یاد ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ خاکسار ملک صاحب موصوف کی بیعت کے لئے متفکر اور کوشاں رہا۔

بیعت کے بعد ملک صاحب کا حضور کے ساتھ ان کی زندگی کے آخری لمحات تک گہرا تعلق رہا۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت ملک صاحب مرحوم کو اپنی دستخط شدہ تصویر، کچھ کتب اور اپنی جرسی وغیرہ بھی مرحمت فرمائی۔

ملک صاحب کی بیعت پر حضور نے اظہار خوشنودی فرمایا۔ چنانچہ فرمایا کہ غیر مبائعین مولانا محمد یعقوب صاحب ایڈیٹر لائٹ کی گزشتہ سال ہونے والی بیعت پر کہتے تھے کہ ہمیں ان کے بیمار جسم کی کیا ضرورت تھی۔ اچھا ہوا انہیں ربوہ جماعت والے لے گئے۔ مگر اب تو عبداللہ صاحب انجینئر صحت مند جسم کے مالک ہیں ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

ایک اور واقعہ قابل ذکر ہے کہ بیعت کے کچھ عرصے کے بعد کمپنی نے خسر محترم کی ملازمت ختم کر دی۔ تو انہوں نے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست دی کہ چنانچہ انہیں ایک سال کا مزید کنٹریکٹ مل گیا۔ اگلے سال جلسے سے پہلے یہ کنٹریکٹ ختم ہوگیا تو خاکسار نے حضور سے شرف ملاقات کے موقع پر اس سلسلے میں دعا کی درخواست کی تو حضور نے مسکراتے ہوئے ارشاد

باقی صفحہ 4 پر

مکرم نذیر احمد خادم صاحب

ہمارے بچے ہمارا مستقبل ہیں

اسے روشن بنائیے

ہمارا گھر ایک باغ ہے۔ ہمارے بچے اس باغ کے پودے اور پھول ہیں۔ اگر باغبان اور مالی اپنے باغ کی نگہداشت اور رکھوالی سے غافل ہو جائے اور اپنے باغ کے ہر گوشے، ہر پودے اور ہر ایک پھول اور کلی پر گہری نظر نہ رکھے تو باغ کی رونق اور بہار قائم نہیں رہ سکتی۔ پودوں کی نشوونما اور پھولوں کی تازگی اور شگفتگی اسی صورت میں برقرار رہ سکتی ہے۔ جبکہ باغبان پوری طرح چوکس و بیدار رہ کر ان کی ضروریات و حالات کا خیال رکھے۔ وقت پر انہیں پانی دے، کھاد ڈالے، گوڈی اور نلائی کرے، خود رو جڑی بوٹیوں اور کیڑے مکوڑوں کے حملوں سے بچاؤ کے لئے مناسب ادویات کا چھڑکاؤ کرے۔ اپنے باغ کی چاردیواری اور حفاظتی دیوار میں کوئی رخنہ، کوئی کمزوری نہ آنے دے تو اس کے نتیجہ میں اس باغ پر بہار آئے گی، اس کا ہر نخل، ہر پودا اور ہر شجر سرسبز و شاداب رہے گا، بڑھے گا اور خوب پھلے پھولے گا۔ جس سے نہ صرف یہ کہ باغبان اور مالک ہی فائدہ اٹھائے گا بلکہ عام بنی نوع انسان بھی اس کے ہر ہر شجر سایہ دار کی گھنی چھاؤں، اس کے میٹھے پھلوں کی حلاوت اور اس کے مہکتے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو سے فائدہ اٹھائیں گے اور یوں وہ گھرانہ وہ باغ بھی لمبی اور توانائی سے بھرپور زندگی پائے گا بلکہ دوسرے بنی نوع انسان کو بھی طاقت وقوت مہیا کرنے کا موجب بنے گا۔

لیکن اس کے برعکس اگر باغبان اپنے باغ کے ننھے منھے، تروتازہ پودوں، پھلوں اور پھولوں کی پوری چوکسی اور توجہ سے حفاظت و نگرانی نہیں کرتا، ان کی نگہداشت اور دیکھ بھال سے غافل رہ کر انہیں زمانہ کی گرم سرد ہواؤں اور زہریلی فضاؤں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیتا ہے تو یقینی بات ہے کہ باغ کے سرسبز و شاداب لہلہاتے پودے مرجھا جائیں گے اور وہ باغ آشنائے بہار ہونے سے پہلے ہی خزاں کی بے رحم آغوش میں چلا جائے گا۔ وہ خوش نصیب والدین جو اپنی اولاد کے سامنے اپنا اچھا اور نیک عملی نمونہ پیش کرتے ہیں، بچوں کی کھانے پینے اور پہننے کی ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی دینی و اخلاقی اور تعلیمی و تربیتی ترقی کے لئے کوشاں رہتے ہیں اور ان کی شخصیت و کردار کو نکھارنے اور سنوارنے کی سعی و فکر کرتے ہیں ان کے گھر کا باغ بلاشبہ جنت بن جاتا ہے۔

ایسے ماں باپ بچے کی پیدائش سے پہلے اور بعد میں بھی ان کی روحانی و جسمانی صحت کے لئے مسلسل دعاؤں سے کام لیتے ہیں اور اپنے بچوں کو گھر میں صاف ستھرے پاکیزہ دینی ماحول کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ وہ رسول کریم ﷺ کی اس نہایت پُرحکمت تنبیہ کو حرز جان بنا لیتے ہیں کہ العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر بچپن کا علم پتھر کی لکیر بن جاتا ہے جو جیسا بھی ہو مٹائے نہیں مٹتا۔ اس لئے وہ بچپن میں بچے کی پاک صاف اور معصوم لوح کردار و ذہن پر نیکی و پاکیزگی کے حسین نقوش قائم کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ وہ اس نکتہ کو خوب سمجھتے ہیں کہ بچہ اپنے ماں باپ کی ہر حرکت وسکون، ہر قول وفعل، ہر طرز، ہر ادا اور ہر روش کی نقل کرتا ہے اور بچے کا پہلا مدرسہ تو ہوتا ہی اس کی ماں کی گود اور اس کے باپ کا عملی نمونہ ہے۔ پس دین سے محبت رکھنے والے والدین، دین کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ماں باپ اور عام بنی نوع انسان کی ہمدردی رکھنے والے والدین اپنے ان اعلیٰ مقاصد کو اپنی اولاد میں منتقل کرنے کی خاطر ہر قیمت پر بچوں کے سامنے اپنا نمونہ نیک رنگ میں پیش کرتے ہیں تا بچہ نیکی اور راستبازی کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔

پھر دور اندیش والدین بالخصوص اپنے پہلے بچہ کی تربیت میں انتہائی محنت اور دعا سے کام لیتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ بعد میں آنے والے بچے اپنے بڑے بھائی یا بڑی بہن کے نمونہ کی بھی نقل کریں گے۔ اس لئے اگر پہلے بچہ کی آپ نے بہترین عمدہ رنگ میں تربیت کر لی تو باقی بچوں کی تربیت میں بہت آسانی رہے گی۔ ایک خیال جو بعض والدین کے دلوں میں راسخ ہو گیا ہے وہ یہ ہے کہ بچہ ابھی چھوٹا ہے، بڑا ہو کر خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ یہ ایک غلط خیال اور خطرناک سوچ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اولاد کی تربیت کا زمانہ تو اولاد کی پیدائش سے بھی پہلے شروع ہو جاتا ہے کیونکہ بچے کی پیدائش سے پہلے ماں اور باپ کے خیالات و جذبات ہونے والے بچہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر ماں باپ کے خیالات اور سوچیں پاکیزہ ہوں گی تو ہونے والا بچہ بھی پاکیزہ صفات کا مالک بنے گا۔ لہٰذا اگر احمدی والدین اپنی مسلسل عاجزانہ دعاؤں، ذکر الٰہی اور اپنے نیک نمونہ کے ذریعہ اپنے بچوں کے لئے گھر میں دینی ماحول پیدا کر کے اور حسب موقع ان کی مناسب راہنمائی کے سامان کرتے ہوئے زندگی گزاریں گے تو ''طفل امروز قائد فردا'' کے مشہور مقولہ کے مطابق ان کا آج کا بچہ خدا کے فضل سے کل کا قائد اور راہنما بنے گا۔ ہمارے یہ آج کے بچے احمدیت کا مستقبل ہیں جتنی اچھی، صحتمند، نیک اور باصلاحیت ہماری یہ آج کی نسل ہوگی اتنا ہی شاندار، مضبوط و محفوظ اور روشن احمدیت کا مستقبل ہوگا۔ یہاں مجھے بے اختیار حضرت مصلح موعود کا یہ دردناک شعر یاد آ رہا ہے جو حضور نے نونہالان جماعت کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے کہ ؎

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

بچوں کی اخلاقی تربیت اور تعلیم کے بارہ میں ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 جون 2011ء کو دورہ جرمنی کے دوران، جرمن مہمانوں سے خطاب کرتے ہوئے جو بصیرت افروز ارشادات فرمائے وہ درج ذیل ہیں فرمایا کہ:

''اب میں بچوں کے حقوق کے بارہ میں بیان کروں گا۔ یہ بھی قرآن مجید میں دلکش انداز میں قائم کئے گئے ہیں۔

بچوں کی اخلاقی تربیت اور تعلیم کی ذمہ داری سارے معاشرے اور ہر فرد پر ڈالی گئی ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ (-) اور اپنی اولاد کو کنگال ہونے کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم ہی ہیں جو انہیں رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ ان کو قتل کرنا یقیناً بہت بڑی خطا ہے۔

والدین کی ذمہ داری ٹھہرائی گئی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیمی اور اخلاقی تربیت کا انتظام کریں۔ یہ ایک بڑی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی ہے۔ اگر وہ اس ذمہ داری کو ادا نہ کر سکیں تو یہ ایسے ہی ہے گویا والدین نے اپنے بچوں کو قتل کر دیا۔ بچے صرف اپنے والدین کی نسل قائم نہیں رکھتے بلکہ وہ قوم کا سرمایہ ہیں۔ یقیناً وہ والدین کے ہاتھوں میں قوم کی امانت ہیں۔ بچے کی مناسب تربیت اور تعلیم قوم کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔ اس لئے یہ ذمہ داری والدین پر ڈالی گئی ہے اور انہیں اپنی اولاد پر خرچ میں کنجوسی نہیں کرنی چاہئے اور نہ ہی انہیں یہ بہانہ بنانا چاہئے کہ وہ بہت مصروف ہیں اور بچوں کی تربیت اور تعلیم کے لئے ٹائم نہیں نکال سکتے۔ اگر والدین اس غفلت کے مرتکب ہوں گے تو قرآن مجید نے صاف واضح فرمایا ہے کہ ایسی غفلت اولاد کو قتل کرنے کے مترادف ہوگی۔ ہر بچہ جو اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے اور مناسب ذہنی اور جسمانی قویٰ رکھتا ہے کہ اپنی قوم کا بہترین خادم بن سکے۔ اگر ایسے بچے کو محدود وسائل کی بنا پر تعلیم سے محروم کیا جائے تو یہ اس کی صلاحیتوں کو اور اسے ضائع کرنے اور قتل کرنے کے مترادف ہوگا۔ یہ صرف والدین کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ یہ معاشرہ کی بھی ذمہ داری ہے اور اگر معاشرہ اس بچے کے حقوق پورے ادا نہیں کرتا تو وہ معاشرہ بھی اس بچے کے قتل کا ذمہ دار ہوگا۔ دونوں والدین کی بھی جو بچے کو تربیت دینے کا مرکزی نقطہ ہیں اور معاشرہ کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ یہ فرض ادا کریں۔ حقیقت میں ترقی کرنے والے ممالک کا حقیقی سرمایہ اس کے بچے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے حقوق کی حفاظت کی جانی چاہئے۔ اگر آپ اس میں ناکام رہتے ہیں تو بجائے اس کے کہ بچے قوم کی کامیابی کا ذریعہ بنیں وہ اس کی تباہی کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ ان کی زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں اور ان کے قتل سے یہی مراد ہے۔ ان کی موت کی اصل ذمہ داری والدین پر ہوگی اور پھر گورنمنٹ اور معاشرہ پر بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ سب سزا کے مستحق ہوں گے۔''

(روزنامہ الفضل مورخہ 18 جولائی 2011ء ص5)

بقیہ صفحہ 3 مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب

فرمایا ''ملک صاحب کا بیٹا بھی تو سیکنڈ لیفٹیننٹ ہو گیا ہے نا''۔ حضور کا اپنے خادموں کے بارے میں اس قدر باخبر ہونا میرے لئے بہت ہی خوشگوار حیرت کا باعث تھا۔

ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ ملک صاحب موصوف چین سموکر تھے اور ان کے بائیں ہاتھ کی دو انگلیاں درمیان میں زرد بلکہ سیاہ ہو گئی تھیں بیعت کرنے کے بعد آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ سگریٹ پینے سے میرے منہ میں بو پیدا ہوتی ہے اور پھر اسی منہ سے قرآن شریف اور درود پڑھتا ہوں۔ یہ تو اچھی بات نہیں اور طبیعت بہت بے قرار رہنے لگی ایک روز کا واقعہ ہے کہ انہوں نے سگریٹ منہ میں رکھا اور ماچس کی تیلی سلگانے لگے تو شدید احساس ہوا کہ یہ برا ہے اور کچھ دیر سوچنے کے بعد فیصلہ کیا کہ میں یہ سگریٹ نہیں پیوں گا۔ سگریٹ ہونٹوں سے نکال کر میز پر رکھ دیا اور سگریٹ نوشی ترک کرنے کا بلند آواز میں اعلان کر دیا۔ اس کے بعد تین چار دن بڑی تکلیف کے ساتھ گزرے۔ سارا سارا دن ٹہلتے رہتے راتیں بھی بے خوابی کی نذر ہو گئیں۔ ہم سے یہ تکلیف دیکھی نہ جاتی تھی مگر آپ نے یہ تکلیف دہ وقت نہایت استقامت کے ساتھ گزارا اور سگریٹ نوشی مستقل طور پر ترک کر دی۔

1993ء میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین ثم آمین

مکرم امتیاز احمد خان صاحب ریسکیو 1122

مختلف حادثات کے وقت چند احتیاطی تدابیر

حادثات انسانی زندگی کا حصہ ہیں۔مگر معمول کے حادثات سے مؤثر طریقے سے نبرد آزما ہونے کی تدابیر پر عمل پیرا ہوکر ان سے ہونے والے نقصان میں بھی خاطر خواہ کمی لائی جاسکتی ہے۔ حادثہ جب ہونا ہوتا ہے تو اس کو روکا نہیں جاسکتا۔ لیکن چند تدابیر پر عمل کر کے حادثات سے ہونے والے ممکنہ اثرات کو کم کیا جاسکتا ہے۔ حادثات سے ہونے والے نقصانات میں کمی تین طریقوں سے لائی جاسکتی ہے۔

حادثہ سے پہلے کی احتیاطی تدابیر

آپ پہلے سے مناسب احتیاطی تدابیر اختیار کر کے ممکنہ حادثہ کو روک سکتے ہیں۔ (مثلاً گاڑی کی باقاعدہ جانچ پڑتال، عمارتوں میں آگ بجھانے والے آلات کی تنصیب وغیرہ)

دورانِ حادثہ احتیاطی تدابیر

دورانِ حادثہ صرف چند لمحے ہی ہوتے ہیں جن پر فوری عمل کرتے ہوئے زیادہ نقصان سے بچا جا سکتا ہے۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کے دورانِ حادثہ ، آپ حادثہ سے کتنے بہتر طریقے سے نبردآزما ہوتے ہیں۔(مثلاً آگ کا لگ جانا، موٹر سائیکل کا کسی چیز سے ٹکرا جانا وغیرہ)

حادثہ کے بعد احتیاطی تدابیر

حادثہ کے بعد آپ کے اپنے بس میں کچھ نہیں ہوتا۔آپ دوسروں کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔مگر آپ اپنے حواس پر قابو رکھتے ہوئے مدد گاروں کو اپنی مدد سے متعلق رہنمائی کر سکتے ہیں۔ (مثلاً آپ کی گاڑی یا وزن کے نیچے دبے ہوئے ہوں، تو لوگوں کو زور زبردستی کر کے نکالنے کی کوشش سے باز رکھنا وغیرہ)

Rescue 1122 کی طرف سے روزمرہ زندگی میں پیش آنیوالے حادثات کے دوران نقصانات کو کم کرنے کے لیے چند حفاظتی تدابیر اور ٹپس پیش خدمت ہیں۔

ڈوبتے ہوئے شخص کو بچانے کی تدابیر

☆آپ کتنے ہی اچھے تیراک کیوں نہ ہوں، ڈوبتے ہوئے شخص کو دیکھ کر فوراً پانی میں چھلانگ نہ لگائیں۔

☆گھبرائیں مت اپنے حواس قابو میں رکھیں اور فوراً 1122 پر کال کریں۔

☆ڈوبتا ہوا شخص بچانے والے کا سب سے بڑا دشمن ہوتا ہے۔

☆اردگرد کوئی چیز مثلاً رسی، لکڑی، ٹائر، پلاسٹک کے خالی کین مل جائیں تو احتیاط سے ڈوبتے ہوئے شخص کے قریب پھینک دیں۔

☆قریب کوئی خاتون ہو تو ان سے دوپٹہ لے کر، اس سے کوئی لکڑی باندھ کر ڈوبتے ہوئے شخص کی طرف پھینکیں۔اس کام کے لئے کسی کا ازار بند بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆اگر کوئی چیز بھی نہیں ملتی تو تھوڑی دیر اسے ہاتھ پیر چلانے دیں جب تھک جائے تو اسکی پشت کی طرف سے اس کی طرف چھلانگ لگائیں اور شرٹ یا بالوں سے پکڑ کر کنارے کی طرف کھینچیں۔

☆اگر ڈوبنے والا شخص آپ کو دبوچنے کی کوشش کرے تو اس سے بچیں اور اپنی ٹانگیں یا ہاتھوں کی مدد سے اسے خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کریں۔

☆ڈوبنے والے کو نکال کر اسکے پیٹ سے پانی نکالنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ اسے کروٹ کے بل لٹا دیں۔

☆اس کی ناک بند کر کے منہ پر کوئی کپڑا رکھ کر زور سے دو سانس دیں اور یہ عمل بار بار دہرائیں۔

کرنٹ لگنا

☆اگر آپ کو کرنٹ لگ جائے تو کوشش کریں فوراً بٹن بند کر دیں۔یا خود کو پیچھے گرانے کی کوشش کریں۔

☆اگر کسی دوسرے کو کرنٹ لگے تو اسے پکڑنے کی بجائے مین سوئچ بند کر دیں۔

☆کبھی بھی مریض کے پاس نہ جائیں وہ آپ کو بھی پکڑ سکتا ہے۔

☆اگر سوئچ نہ ملے تو کسی رسی، دوپٹے کی مدد سے تاروں سے پرے کھینچ لیں یا کسی پلاسٹک/لکڑی کی چیز سے تار کو دور ہٹانے کی کوشش کریں۔

☆مریض کو کرنٹ سے لگنے والی چوٹ سے بچانے کیلئے نیچے کوئی گدیاں/تکیے وغیرہ پھینک دیں۔

☆مریض کو زمین میں ہرگز مت دبائیں۔

☆اگر سانس نہ آ رہی ہو تو مریض کی ناک بند کر کے منہ کے ذریعے زور سے ایک سانس دیں اور فوراً 1122 پر کال کریں۔

☆مریض کو کروٹ کے بل لٹا دیں۔

☆کبھی بھی گیلے ہاتھوں اور ننگے پاؤں استری، موٹر، واشنگ مشین کے سوئچ نہ دبائیں۔

سانپ کا ڈسنا

☆دو تہائی سانپ زہریلے نہیں ہوتے۔

☆فوراً 1122 پر کال کریں۔

☆زہر چوسنے کی کوشش مت کریں۔

☆زخم پر چاقو، چھری سے کٹ لگانے کی کوشش ہرگز مت کریں کیونکہ بعض زہر خون کو پتلا کرتے ہیں جس سے خون، بہت تیزی سے نکلتا ہے۔

☆کسی رسی سے باندھنے کی کوشش مت کریں۔

☆اگر گرم پٹی مل جائے تو سانپ کے کاٹنے والی جگہ سے اوپر پورے عضو پر لپیٹ دیں۔

☆جسم کے متاثرہ حصے کو حرکت کم سے کم دیں۔

☆سانپ کے کاٹنے والے حصے کو نیچے لٹکا کر رکھیں۔

☆اور اس کے دل کے مقام سے نیچے رکھیں اس سے زہر کا اثر جلد نہیں ہوگا۔

☆اگر سانپ زہریلا نہ بھی ہو تو ٹیٹنس کا انجکشن ضرور لگوائیں۔

تیز بخار ہونے کی صورت میں

☆مریض کے سارے بیرونی کپڑے اتار دیں۔

☆104 یا اس سے تیز بخار زندگی کیلئے خطرہ ہوسکتا ہے۔

☆رضائی کمبل وغیرہ کے ذریعے گرمی دے کر بخار اتارنے کی کوشش مت کریں۔

☆پنکھے/ کولر/ ائرکنڈیشنر چلا دیں۔

☆ٹھنڈے پانی کی پٹیاں پورے جسم پر کریں۔

☆اگر ممکن ہو تو مریض کو ٹھنڈے پانی سے 10 منٹ تک نہلائیں۔

☆بخار کو نیچے نہ لانے کی صورت میں کسی بھی وقت جھٹکے (Fits) پڑنا شروع ہوسکتے ہیں۔

☆Fits کی وجہ سے دماغ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

☆ یاد رکھیں بخار خود بیماری نہیں، بلکہ کسی بیماری کی وجہ سے بخار آتا ہے۔

☆ بخار 102 یا اس سے کم آجائے تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

نکسیر پھوٹنے کی صورت میں

☆بلڈ پریشر، گرم موسم ، ناک پر چوٹ، اندرونی مسلوں (جگر کی خرابی، خون کے مسائل) وغیرہ کی وجہ سے پھوٹتی ہے۔

☆Sitting پوزیشن میں بیٹھ جائیں۔

☆سر کو نیچے ہرگز مت جھکائیں، اسے سیدھا رکھیں۔

☆سر پر ٹھنڈا پانی ڈالتے رہیں۔

☆ہرگز مت لیٹیں وگرنہ خون حلق میں جا کر جم سکتا ہے۔

☆ناک کو انگلیوں کی چٹکی بنا کر منہ سے سانس لیں۔

☆اگر خون بند نہیں ہو رہا، تو کوئی صاف ململ کے کپڑے کا ٹکڑا/روئی، ناک کے دونوں سوراخوں کے اندر تک گھسا لیں اور منہ سے سانس لیں۔

☆فوراً ہسپتال جا کر کسی ڈاکٹر کو چیک کروائیں۔

گلے میں کسی چیز کا پھنس جانا

☆کھانا کھاتے ہوئے بولنے یا ہنسنے سے روٹی کا ٹکڑا، ہڈی کا ٹکڑا وغیرہ گلے میں پھنس سکتی ہے۔

☆گلے میں کوئی چیز پھنس جائے تو فوراً قریبی لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کریں۔

☆آگے کی طرف جھک کر زور لگائیں، اور سانس کو باہر کی طرف نکالنے کی کوشش کریں۔

☆زور زور سے کھانسی کریں۔

☆اگر کوئی نرم پھل کیلا وغیرہ میسر ہو تو مریض کو کھانے کے لیے دیں تاکہ گلے میں پھنسا ٹکڑا پیٹ میں چلا جائے۔

☆فوراً متاثرہ شخص کو پیچھے سے آ کر دبوچ لیں، اپنے دونوں ہاتھوں کا مکا بنا کر اس کی ناف پر رکھیں، مریض کو آگے کی طرف جھکائیں، اور زور زور سے ہاتھوں کے مکے کو اوپر کی طرف دو دفعہ دبائیں۔

☆سانس کا راستہ نہیں کھلتا، تو مریض کسی وقت بھی بیہوش ہوسکتا ہے۔ پیچھے سے اسے سنبھالے رکھیں۔

☆اگر مریض بیہوش ہوجائے تو اُسے لٹا کر ناف پر دونوں ہاتھوں سے اندر اور نیچے سے اوپر کی طرف دباؤ دیں۔

☆مریض کا منہ کھول کر دیکھیں اگر پھنس جانے والی چیز نہیں تو مریض کی ناک بند کر کے منہ کے ذریعے زور سے ایک سانس دیں۔

☆فوراً 1122 پر کال کریں۔

☆چھوٹے بچے (چند ماہ) کا ہونے کی صورت میں اپنے بازو پر لٹا کر، بچے کا منہ نیچے کی طرف کر کے دونوں کندھوں کے درمیان آہستہ آہستہ تھپکی دیں۔

☆اگر دیا گیا سانس باہر آجائے اور مریض کا رنگ نیلا ہونا شروع ہوجائے، تو مریض کی جان بچانے کیلئے گلے پر سانس کی نالی میں کوئی نوک دار چیز/ پین/ چابی/ پیچ کس آہستگی سے گھسا دیں (زور مت لگائیں) اور خون کا اخراج روکنے کیلئے کسی صاف کپڑے/روئی سے ڈھانپ دیں۔

(خطرناک کام ہے، بہت احتیاط سے کریں)

Fits جھٹکے لگنے کی صورت میں

☆شیرخوار بچوں میں وقت دودھ نہ پلانے پر جھٹکے لگنا (گلوکوز کی کمی)، مرگی، تیز بخار، سر کی چوٹ، Poisoning کی وجہ سے جھٹکے لگ سکتے ہیں۔

☆جب جھٹکے لگ رہے ہوں تو مریض کے منہ میں ہرگز کوئی دوائی یا پانی نہ ڈالیں۔

☆جھٹکوں کے دوران اسے پکڑ کر روکنے کی کوشش ہرگز نہ کریں ورنہ پٹھوں کو نقصان ہوسکتا ہے۔

☆اگر مریض بیڈ پر ہے تو اس کے اردگرد سے تیز دھار نوکیلی چیزیں اُٹھا لیں اُسے بیڈ سے نیچے مت گرنے دیں۔

☆اگر نہر کنارے یا پتھریلی زمین پر ہے تو اسے کچی زمین پر لٹا دیں ورنہ اُسے اونچائی سے گرنے پر Fracture یا Head Injury ہوسکتی ہے۔

☆چولہے/آگ/بجلی کی تاروں سے دور ہٹا دیں۔

☆اگر دانت زور سے بج رہے ہوں تو زبان کٹ سکتی ہے دانتوں کے درمیان کپڑا/تولیہ پھنسائیں۔

☆جھٹکے عموماً 3 سے 5 منٹ میں خودبخود ختم ہوجاتے ہیں اگر اس کے بعد بھی نہ رُکیں فوراً 1122 پر کال کریں۔

☆زیادہ دیر جھٹکے لگنے سے دماغ کو ناقابل تلافی نقصان ہوسکتا ہے۔

☆مریض کی ناک بند کرنے کی کوشش یا جوتے وغیرہ سنگھانے کی کوشش نہ کریں۔

☆منہ کی جھاگ کو سانس کے راستے میں جانے سے بچانے کیلئے اُسے کروٹ کے بل لٹا کر پچھلی سائیڈ سے پکڑ کر رکھیں۔

زہریلی/زیادہ مقدار میں گولیوں کے کھانے پر تدابیر

☆اگر بھاری مقدار میں کسی قسم کی گولیاں/خواب آور/چوہے مار، نارکوٹکس افیم جان بوجھ کر خودکشی کیلئے یا انجانے میں کھا لی گئیں ہوں تو مندرجہ ذیل اقدامات کریں۔

☆2 سے 3 گلاس نیم گرم پانی کے پلائیں۔

☆حلق میں انگلی مار کر اُلٹی کرانے کی کوشش کریں جتنا اُگل سکتے ہیں اُگل دیں۔

☆Activated Charcol کوئلہ زہر کو چوس لیتا ہے یا 2 ٹکڑے بریڈ کو جلا کر کھلا دیں۔

☆گھی، مکھن وغیرہ کھلائیں اس سے زہر/گولیوں کے جذب ہونے کا وقت بڑھ جاتا ہے۔

☆ٹھوس زہر کو جذب ہونے اور اثر کرنے میں 2 گھنٹے لگ سکتے ہیں۔

☆50ml کیسٹر آئل یا چار چمچے گھی کے پلا کر دست کروائیں تا کہ کچھ زہر پاخانے کے راستے سے نکل جائے۔

☆بخار آنے پر پانی پٹیاں کریں۔

☆یہ سب کچھ کرتے ہوئے ٹائم ضائع کئے بغیر ہسپتال لیکر جائیں۔

مائع زہر کی صورت میں

☆اگر Liquid زہر تیزاب، مٹی کا تیل، کیڑے مار سپرے پی لیا ہو، تو ہرگز اُلٹی مت کروائیں۔

☆کپڑوں اور جسم سے بہت تیز بدبو آرہی ہوگی۔

☆اُلٹی کرانے پر وہ زہر غذا کی نالی میں دوبارہ پہنچ کر زخم بنا دے گا اور پھیپھڑوں کو بھی نقصان پہنچائے گا۔

☆مریض کے تمام بیرونی کپڑے اتار دیں، کپڑوں پر گرا زہر جلد کے ذریعے جذب ہوسکتا ہے۔

☆جلد کو پانی سے اچھی طرح دھوئیں۔

☆تیزاب پینے کی صورت میں زہر کو نیوٹرل کرنے کے لیے دودھ پلائیں۔

☆زہر کو جذب ہونے سے روکنے کے لیے گھی پلائیں۔

☆فوراً 1122 پر کال کریں۔

❁❁❁❁❁

فٹ بال سٹیڈیمز کے سانحے

1902ء میں انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کی ٹیموں کے مابین کھیلے جانے والے بین الاقوامی میچ میں اس وقت سانحہ رونما ہوا جب تماشائیوں سے بھرا مغربی سمت کا انکلوژر زمین بوس ہوگیا اور موقع پر ہی 25 افراد ہلاک ہوگئے جبکہ 517 تماشائی زخمی ہوئے۔ یہ میچ گلاسگو میں کھیلا جارہا تھا۔

9 مارچ 1946ء کو بولٹن شہر کے سٹیڈیم برنڈن پارک میں مقامی کلب بولٹن اور سٹوک کے درمیان کھیلے جانے والے میچ میں سٹیڈیم کی دیوار گرنے سے 33 افراد ہلاک اور 500 زخمی ہوئے تھے۔

اسی طرح چلی کے شہر سانتیاگو میں جنوبی امریکن کپ کا فائنل، جو ارجنٹائن اور چلی کے مابین کھیلا جارہا تھا، کے اختتام پر 70 ہزار تماشائیوں کے ریلے میں دب کر 6 تماشائی ہلاک ہوگئے تھے۔ ایسے ہی ایک اور واقعے میں جو ارجنٹائن کے شہر بیونس آئرس میں 23 جون 1968ء میں پیش آیا، میچ کے بعد تماشائیوں میں بھگدڑ مچنے اور غلط راستے سے واپس جانے کے باعث 74 افراد ہلاک اور ڈیڑھ سو شدید زخمی ہوگئے تھے۔

جبکہ 2 جنوری 1971ء کو گلاسگو سکاٹ لینڈ کے Ibrox سٹیڈیم کی حفاظتی دیوار گرنے سے 66 تماشائی ہلاک اور 140 زخمی ہوگئے تھے۔

1971ء ہی میں مصر کے شہر قاہرہ کے Zamalek سٹیڈیم میں دیوار گرنے اور پیروں تلے روندے جانے سے 48 تماشائی ہلاک اور 50 کے قریب شدید زخمی ہوگئے تھے۔

1981ء میں یونان کے شہر Piraeus میں کھیلے جانے والے ایک میچ میں تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرے سٹیڈیم میں بم رکھنے کی افواہ پھیلی تو بھگدڑ مچ جانے سے 24 تماشائی ہلاک ہوگئے تھے۔

20 اکتوبر 1982ء کو ماسکو میں 340 تماشائی دیگر تماشائیوں کے پیروں تلے کچل کر ہلاک ہوگئے تھے، یورپین کپ کا ایک میچ، جو میزبان ماسکو Spartak اور ڈچ ٹیم Haariem کے درمیان Luzhniki سٹیڈیم میں کھیلا جارہا تھا کے اختتامی لمحات میں جب میچ برابر تھا اور تماشائی واپس جارہے تھے، آخری لمحے میں میزبان ٹیم کی جانب سے گول کی خبر سنتے ہی تماشائی دیوانہ وار ایک دوسرے کو روندتے ہوئے گراؤنڈ میں واپس داخل ہوئے جس کے باعث یہ دلدوز سانحہ ظہور پذیر ہوا۔

12 مارچ 1988ء کو نیپال کے شہر کھٹمنڈو کے ایک سٹیڈیم میں 120 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی طوفانی ہواؤں اور ژالہ باری کے باعث 93 تماشائی گراؤنڈ میں محصور ہوگئے اور پھر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔

ایک اور واقعے میں پندرہ اپریل 1989ء کو انگلینڈ کے علاقے شیفلڈ میں واقع Hillsborough سٹیڈیم میں FA کپ کا سیمی فائنل لیورپول اور ناٹنگھم فارسٹ کی ٹیموں کے درمیان کھیلا جارہا تھا۔ یہ میچ صرف چھ منٹ جاری رہ سکا۔ کیونکہ پولیس کی جانب سے بڑھتے ہوئے ہجوم کو روکے جانے کے باعث انکلوژرز کے درمیان لگائی گئی باڑ میں پھنس کر 98 تماشائی ہلاک ہوگئے تھے۔ اس واقعے کے بعد جسٹس لارڈ ٹیلر کی سربراہی میں تحقیقاتی کمیٹی بنائی گئی جس کی سفارشات کی روشنی میں پورے انگلینڈ کے صف اول کے سٹیڈیموں میں لگی باڑیں اور فصیلیں ہٹا دی گئیں اور سٹیڈیم کی تعمیر اور حفاظتی حوالے سے معیارات کا تعین کیا گیا جو اس وقت دنیا بھر کے فٹبال سٹیڈیموں میں رائج ہیں۔ Hillsborough کے سانحے کے بعد جسٹس ٹیلر کی تحقیقاتی رپورٹ کی روشنی میں برطانوی حکومت نے 1989ء کا فٹبال کے تماشائیوں کے لئے قانون (Football Spectators Act 1989) منظور کیا تھا۔

1992ء میں فرانس کے شہر Bastia میں ہونے والا ایک میچ جو باستیا اور مارسیلی شہر کے مابین کھیلا جارہا تھا اس وقت ختم کردیا گیا جب ایک عارضی انکلوژر گر گیا اور اس کے نیچے دب کر 8 تماشائی ہلاک اور چار سو زخمی ہوگئے۔

ایک اور سانحہ ورلڈ کپ کے کوالیفائنگ راؤنڈ کے دوران گوئٹے مالا میں 16 اکتوبر 1996ء کو اس وقت رونما ہوا جب میزبان ملک اور کوسٹاریکا کے میچ کے دوران تماشائیوں کے ریلے میں دب کر 84 تماشائی ہلاک اور 150 زخمی ہوگئے۔

ایسے ہی ایک واقعے میں اسی سال زیمبیا کے شہر لوساکا میں سوڈان کے خلاف ایک میچ میں 9 تماشائی رش میں دب کر ہلاک اور 78 زخمی ہوگئے۔

نائیجیریا کے شہر لاگوس میں 6 اپریل 1997ء کو ہونے والے میچ میں سٹیڈیم کے اخراجی راستے بند ہونے کے باعث 5 تماشائی ہلاک اور ایک درجن زخمی ہوگئے تھے۔

28 اکتوبر 1998ء کو جنوبی افریقہ کے شہر جوہانسبرگ میں پریمیئر لیگ کے ایک میچ میں، جو مقامی ٹیموں Jomo Cosmos اور Moroka Swallows کے مابین بارش میں کھیلا جارہا تھا، میدان میں اچانک آسمانی بجلی گرنے سے دونوں ٹیموں کے کھلاڑی جھلس گئے۔ خوش قسمتی سے کوئی ہلاکت نہیں ہوئی۔

اپریل 2000ء میں لائبیریا کے شہر مونرو ویا میں ایک میچ میں جس کے باعث دم گھٹنے سے تین تماشائی ہلاک ہوگئے تھے۔

11 اپریل 2001ء کو جنوبی افریقہ کے شہر جوہانسبرگ میں گنجائش سے زیادہ تماشائیوں سے بھرے ایلس پارک سٹیڈیم میں دھکم پیل کے باعث 43 تماشائی ہلاک اور 155 شدید زخمی ہوگئے تھے۔ یہ میچ ہوم ٹیم Orlando Pirates اور Kaizer Chiefs کے درمیان کھیلا جارہا تھا۔

ایک اور واقعے میں ٹوگو کے شہر لوم میں گیارہ اکتوبر 2004ء کو ورلڈ کپ کا کوالیفائنگ میچ مالی اور ٹوگو کے درمیان کھیلا جارہا تھا۔ میچ کے اختتام پر بجلی بند ہوجانے کے باعث اندھیرے میں تماشائیوں نے گھبراہٹ میں ایک دوسرے کو روند ڈالا۔ اس واقعے میں چار تماشائی ہلاک ہوئے تھے۔

3 جون 2007ء کو لوساکا سٹیڈیم میں ہونے والے افریقن کپ کوالیفائنگ میچ میں ہوم گراؤنڈ پر جمہوریہ کانگو پر فتح کے بعد زیمبیا کے ہوم کراؤڈ نے خوشی سے بے قابو ہوکر وہ ہنگامہ برپا کیا کہ ایک دوسرے کو پیروں تلے کچل دیا۔ اس واقعے میں 12 تماشائی ہلاک اور اتنے ہی زخمی ہوئے تھے۔

(سنڈے ایکسپریس 6 جون 2010ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب مربی سلسلہ مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

فائزہ آصف بنت مکرم راجہ آصف اقبال صاحب مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین نے بعمر گیارہ سال قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ اس سلسلہ میں تقریب آمین ان کے گھر پر مورخہ 23 ستمبر 2011ء کو بعد نماز جمعہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر خاکسار نے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ فریدہ آصف صاحبہ کے حصے میں آئی جبکہ آخری پانچ پارے وقف عارضی پر آئے ہوئے بزرگ مکرم ملک سلطان علی ریحان صاحب نے پڑھائے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کے نور سے منور کرے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم مبارک احمد سیف صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی۔ کیلگری کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بیٹے مکرم نصیر الدین کاشف صاحب اور بہو مکرمہ ربیعہ کاشف صاحبہ لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 21 ستمبر 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام سبیکہ کاشف عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شمولیت کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حضرت مولوی غوث محمد صاحب آف سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین رفیق حضرت بانی سلسلہ کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک اور باصحت زندگی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

❁ مکرم رانا وقاص احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم رانا طیب احمد صاحب قائد مجلس شورکوٹ کینٹ کو اللہ تعالیٰ نے 24 ستمبر 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ناجیہ احمد رکھا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم رانا سیف الرحمٰن خان صاحب شور کوٹ کینٹ ضلع جھنگ کی پوتی اور مکرم رانا نبی احمد صاحب صدر جماعت کٹی نو ضلع جھنگ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ نومولودہ لمبی عمر پانے والی، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین

ولادت

❁ مکرم محمد جاوید احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے مورخہ 15 ستمبر 2011ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اوصاف احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم لعل خاں صاحب کا پوتا، مکرم صوبیدار امیر الدین صاحب ابن مکرم ہاشم خان صاحب آف کھیوڑہ ضلع جہلم کا نواسہ اور مکرم صوبیدار محمد خاں صاحب آف تلہ گنگ کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم امین احمد تنویر صاحب ترکہ مکرم عبدالحمید صاحب)

مکرم امین احمد تنویر صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم عبدالحمید صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 7/23 محلّہ دارالیمن برقبہ 1 کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ امۃ الامین صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم محمد احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم انور احمد کنول صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم خورشید احمد جاوید صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم امین احمد تنویر صاحب (بیٹا)
7۔ مکرم قمر احمد عامر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرکے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

❁ مکرم ٹھیکیدار مسعود احمد ناصر صاحب دارالشکر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ محترمہ فہمیدہ ناہید صاحبہ زوجہ مکرم محمد اسلم صاحب چک نمبر 22/G.D ضلع اوکاڑہ مورخہ 28 ستمبر 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ان کی عمر بوقت وفات 43 سال تھی۔ اسی دن آپ کی نماز جنازہ مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع اوکاڑہ نے پڑھائی۔ مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت چک 22 نے دعا کروائی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوم وصلوٰۃ کی پابند، نیک، صالح اور پاک زندگی گزارنے والی تھیں۔ نیز مہمان نوازی میں بہت اعلیٰ درجہ میں تھیں۔ اپنی اولاد کی بہتر تربیت کی۔ آپ نے اپنے پیچھے اپنے خاوند کے علاوہ چار بیٹیاں اور تین بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور سوگواران کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم رانا عبدالحکیم خاں صاحب کاٹھگڑھی دارالعلوم شرقی نور ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میری ہمشیرہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری محمد طفیل خاں صاحب بنت حضرت چوہدری عبدالحمید خاں صاحب کاٹھگڑھی رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 24 ستمبر 2011ء کو بعمر 93 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں مورخہ 26 ستمبر 2011ء کو بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم راجہ نصیر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے صوم وصلوٰۃ کی پابند، ملنسار، دعاگو اور مہمان نواز تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم رانا طاہر احمد صاحب پاکپتن اطلاع دیتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم رانا توقیر ناصر صاحب ابن مکرم رانا ناصر احمد صاحب مرحوم مہدی محلّہ گوجرہ حال اوکاڑہ مورخہ 20 اگست 2011ء کو ہارٹ فیل ہوجانے کی وجہ سے بعمر 57 سال وفات پا گئے۔ آپ مکرم ہیڈ ماسٹر محمد دین صاحب مرحوم مہدی محلّہ گوجرہ کے پوتے تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ اوکاڑہ نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم حمید اللہ خالد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنی یادگار ایک بیٹی عزیزہ ماہم جو ایف اے کی طالبہ ہیں اور بیوہ مکرمہ عابدہ پروین صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ کے پانچ لڑکے صغرسنی میں مختلف عوارض کی وجہ سے فوت ہوتے رہے۔ ان صدمات پر آپ صبر کرتے رہے اور ہمیشہ راضی برضا رہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اخبار فاروق کا اجراء

خلافت ثانیہ کے عہد میں مرکز سے پہلا اخبار ''فاروق'' حضرت میر قاسم علی صاحب کی ادارت میں 7/اکتوبر 1915ء کو جاری ہوا۔ حضرت مصلح موعود نے اس کے پہلے پرچہ میں بعنوان ''فاروق کے فرائض'' ایک نہایت قیمتی مضمون لکھا۔ حضرت میر قاسم علی صاحب فاروق کی ابتداء کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار ایڈیٹر فاروق 1915ء میں دہلی سے ہجرت کرکے دارالامان میں آ گیا۔ بعض ذمہ دار احباب نے مجھے انجمن کی طرف سے ہیڈ (مربی) بننے کی صلاح دی۔ جس کے لئے میں نے اپنے آپ کو ناقابل سمجھا اور اس تجویز کو منظور نہ کیا۔ میرے پیارے مقتدا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے میری حالت کا اندازہ فرما کر مجھے یہی حکم دیا کہ میں جس طرح دہلی سے ''الحق'' اخبار نکالتا تھا اسی طرح دارالامان سے اخبار جاری کروں اور اس کا نام خلافت ثانیہ کے لحاظ سے فاروق تجویز ہوا۔

''فاروق'' مخالفین احمدیت کے لئے شمشیر برہنہ تھا جس کے دلائل سے ان کے اعتراضات پارہ پارہ ہو جاتے تھے۔ افسوس اپریل 1942ء میں حضرت میر قاسم علی صاحب کی وفات کے بعد یہ بند ہو گیا۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 ص 178)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

❁ مکرم منور احمد جج صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے اسلام آباد اور راولپنڈی اضلاع کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

اختتام سال تحریک جدید

حضرت مصلح موعود خطبہ جمعہ 19 نومبر 1954ء میں فرماتے ہیں:۔

’’اگر تمہیں ابھی تک تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق تو دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشت ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔ اور اگر تم نے اس میں حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی کسی شامت اعمال کی وجہ یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامت اعمال اور مجبوریاں دور کر دے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے۔‘‘

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک صفحہ 409)

تمام احباب وخواتین کے علم میں ہے کہ چندہ تحریک جدید کا رواں مالی سال 31 اکتوبر 2011ء کو اختتام پذیر ہوا چاہتا ہے چند ایام باقی ہیں۔ حضور پُرنور کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیں اور پوری طاقت خرچ کر کے دین حق کی عظمت کیلئے قربانیاں پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

مکرم عبدالخالق ناصر سولنگی صاحب مربی سلسلہ رفاہ عام سوسائٹی کراچی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم تنویر احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹنڈوالہ یار کا مورخہ 30 ستمبر 2011ء کو لال بتی ہسپتال حیدرآباد میں جبڑے کا آپریشن ہوا تھا خدا کے فضل سے آپ ہفتہ کی شام کو اپنے گھر آ گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

مکھی مچھر مار سپرے

مکھی، مچھر اور دیگر ضرر رساں کیڑوں سے اپنے گھروں/ اداروں کو نجات دلانے کیلئے دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ربوہ کو سپرے کا آرڈر دیں۔ رابطہ کیلئے فون نمبرز: 047-6211065۔0336-7064603

(ڈائریکٹر دارالصناعۃ ربوہ)

تقریب آمین

مکرم عبدالوہاب آدم صاحب معلم وقف جدید شریف آباد ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 3 ستمبر 2011ء کو عدیل احمد ابن مکرم بشارت احمد صاحب شریف آباد کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ تلاوت کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب معلم وقف جدید احمد آباد اور مکرم طاہر احمد خالد صاحب مربی ضلع عمرکوٹ نے بچے سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی گئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچے کو قرآن کریم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 7۔اکتوبر

طلوع فجر	4:39
طلوع آفتاب	6:03
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:48

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 6212837
Mob:03007700369

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی-/120 روپے بڑی-/480 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

ملیریا اور ڈینگی فیور کا کامیاب اور قابل اعتماد علاج کے لئے
F.B ہومیو سنٹر فار کرانک ڈیزیز
طارق مارکیٹ ربوہ فون: 0476005688
0300-7705078

ترقی کی جانب ایک اور قدم
لہنگے ہی لہنگے
قیمت آپ کی سوچ سے بھی کم
بڑی والی دکان
صاحب جی فیبرکس نزد شریف جیولرز
ریلوے روڈ ربوہ 047-6214300

Love For All Hatred For None
BOJAZ CASH & CARRY
GAS LINES C.N.G
L.P.G Station
Petroline Filling Station
اسلام آباد ہائی وے پر لہتراڑ روڈ کے سنگم پر پل کھنہ گزر کر اسلام آباد
Tel: 051-2614001-5

لہنگا، ساڑھی، برائیڈل سوٹ
خصوصی پیکیج کے ساتھ
ورلڈ فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 03336550796

مکان برائے فروخت
مکان واقع دارالعلوم غربی صادق ربوہ برائے فروخت ہے
رابطہ نمبر: 0333-9791530

اگر آپ بلڈ شوگر کے مریض ہیں تو
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلریب: 0344-7801578

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

Got.Lic# ID.541
IATA
ملکی وغیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس
ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے
Sabina Travels Consultant
Yadgar Road Rabwah
047-6211211,6215211
0334-6389399

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے
مردانہ وزنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا سٹاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ
فون: 0476213434
موبائل: 0323-4049003

FR-10

BETA ®
PIPES
042-5880151-5757238